Regd No 2595 ❖ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا واحد اخبار

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۳ روپے

" ششماہی " ۱ روپے ۸ آنے

" سالانہ سرپرستوں " ۱۰ روپے ۱۲ آنے

" امراء " ۵ روپے

" ممالک غیر سے صرف (آٹھ شلنگ)

.33.

يهدي الله لنوره من يشاء

نور

ہر ماہ کی ۳ ، ۷ ، ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر محمد یوسف

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا۔

(۲) غیر مذاہب میں اسلام کے اہم فرض کو ادا کرنا۔

(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔

(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔

نمبر ۳ | اخبار نور قادیان دار الامان مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۹۳۳ء مطابق ۷ محرم سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

KHILAFAT LIBRARY

غزل

از عالی جناب نواب اختر یار جنگ صاحب بہادر اختر مینائی

کہتے جاتے ہیں وہ سُنکر مرے افسانے کو
کس مصیبت میں پڑے چھیڑ کے دیوانے کو

کچھ جو کہئے تو ہے موجود لپٹ جانے کو
کیا تماشے کا جنوں ہے ترے دیوانے کو

پوچھئے شمع سے اب سوگ میں کیوں بیٹھی ہے
رحم آیا نہ جلاتے ہوئے پروانے کو

عشق کی آگ خبر لیتی ہے معشوق کی بھی
شمع ٹھنڈی رہی کب پھونک کے پروانے کو

وہ چلا چال کہ ہوش اڑ گئے سب کے ساقی
میں سمجھتا تھا نہ ایسا ترے پیمانے کو

دل جلے عشق کے مرنے کو سمجھتے ہیں حیات
کوئی کہتا نہیں پروانے سے جل جانے کو

صبح آئی ہے مگر دونوں کو رخصت کرنے
وہ ہیں جانے کو اُدھر جان اِدھر جانے کو

یاد آئی ہے جو شب کو کبھی چشم ساقی
صبح تک ہاتھ سے رکھا نہیں پیمانے کو

ہائے اس مست کا اختر سے یہ کہنا شب کو
تو اُٹھا شیشے کو لیتا ہوں میں پیمانے کو

دوستوں سے پھر ملاقات

۱۷ دسمبر سنہ ۳۲ء کے بعد میں یہ پرچہ شائع کر رہا ہوں، لگاتار پورے چھ سال قرآن مجید کے گورمکھی و ہندی تراجم پر روزانہ چودہ چودہ گھنٹے محنت کرنے سے مجھے ذیابیطس ہوگیا تھا، اور میرے لئے آرام کی اشد ضرورت تھی، مگر میں ان چار ماہ میں خالی نہیں بیٹھا، بہت سی ہندی کتب کا مطالعہ کیا تاکہ قرآن مجید کے ہندی ترجمہ میں زبان دانی کے لحاظ سے اگر کچھ کمی رہ گئی ہو، تو پروفوں میں وہ دور ہوسکے، گو پہلے بھی بہت احتیاط سے کام لیا گیا ہے مگر جتنی بھی زیادہ احتیاط ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ پھر میرا یہ بھی منشاء ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سوانح کا ترجمہ گورمکھی اور ہندی میں کیا جائے، کیونکہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے گورمکھی اور ہندی زبانیں بہترین ذریعہ ہیں، اس لئے اس چار ماہ کے وقفہ میں میرے سامنے یہ اہم کام ہی رہا ہے، میں نے کسی حد تک اس کی داغ بیل بھی لگائی ہے، دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔

معاصرین کا شکریہ

میں الفضل، ریویو، مصباح، سالار، پیغام صلح، اہلحدیث، خالصہ سماچار، موجی، ستیہ سمباد، پرکاش، ریفارمر، صداقت وغیرہ کے اڈیٹر صاحبان کا مشکور ہوں، جنہوں نے اس غیر حاضری میں نور کے ساتھ اپنا تبادلہ جاری رکھا

غیر مذاہب پر علمی تبصرہ

کے عنوان سے آپ اسی اخبار میں دوسری جگہ میرے سالانہ جلسہ کے لیکچر کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں گے، یہ لیکچر جس قدر تبلیغی معلومات سے لبریز ہے وہ اظہر من الشمس ہے، یہ وضاحت کے ساتھ کتابی صورت میں ۲۲×۱۸/۸ کے قریباً ۸۸ صفحات پر آئیگا، قیمت قریباً اصل لاگت ۸؍ ہوگی اگر کم از کم پانصد درخواستیں پیشگی پہنچ جائیں، تو پھر میں اسے کتابی صورت میں شائع کرنے کیلئے آمادہ ہوسکتا ہوں۔

یوم تبلیغ

۵ مارچ کا دن غیر مذاہب میں تبلیغ کیلئے مخصوص تھا، کم از کم اس سے ہمیں کسی حد تک اس بات کا تجربہ تو ہوچکا ہوگا کہ ہندو قوم ہمارے خیالات اور دلائل کو ٹھنڈے دل سے سننے کیلئے تیار ہے، اور اس روز اس بات کی بڑی ضرورت محسوس ہوئی کہ ہمارے ہاتھ میں گورمکھی اور ہندی لٹریچر ہوتا، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس طریق کار کو موثر بنایا جائے، اور اس کے شاندار اثرات سے جلد سے جلد متمتع ہوا جائے، تو ہمیں بہت جلد گورمکھی اور ہندی میں تبلیغی لٹریچر مہیا کرنا چاہیئے، یہ وہ بات ہے جس کا میں آج سے نہیں قریباً بیس سال سے اعلان کر رہا ہوں، اور پھر میں نے اس شوق میں اپنی بساط سے بڑھکر بفضل ایزدی کام کیا ہے، ہندی، سندھی، گورمکھی میں سب سے پہلے میں نے ہی تبلیغی لٹریچر مہیا کیا، اس کے لئے دوستوں کی طرف سے جو حوصلہ افزائی ہوئی، اسے میری نسبت دوست زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، ہاں اگر اپنے پہلو میں درد رکھنے والے بھائی اس کار خیر میں میرا ہاتھ بٹاتے، تو بفضل ایزدی یقیناً اس وقت تک ہندوؤں میں تبلیغی ثمرات سے ہم خاطر خواہ متمتع ہوچکے ہوتے۔

تبلیغی فنڈ

جناب مولوی احمد علی نومسلم بذریعہ رجسٹرڈ لیٹر چک ۸۵ جنوبی ڈاکخانہ مٹھا ٹوانہ، ضلع شاہ پور سے لکھتے ہیں، کہ مجھے "ہندو دہرم کی حقیقت" اور "قضیہ گائے پر تنقیدی نظر" کی اشد ضرورت ہے، بدیں عریضہ ہذا بہت جلد بھیجدیں، "قضیہ گائے" تو ختم ہے ہاں "ہندو دہرم کی حقیقت" اس نومسلم بھائی کی خدمت میں بھیجدی گئی ہے،

آئے روز ایسے خطوط نومسلموں اور غیر مذاہب والوں کی طرف سے تبلیغی لٹریچر کیلئے بکثرت آتے رہتے ہیں، نور کا فنڈ بہت کمزور ہے اس میں گنجائش نہیں، مگر پھر بھی ایسے سائلوں کو مایوس کرنیکو دل نہیں چاہتا، اس لئے ان کی خواہش کو پورا ہی کرنا پڑتا ہے، مگر ضرورت ہے کہ ایسا ایک تبلیغی فنڈ کھولا جائے، اور اس سے غیر مذاہب میں تبلیغی لٹریچر مفت بھیجا جائے، اور اس کا حساب وکتاب اخبار نور میں شائع ہوتا رہے، لہٰذا آج سے اس تبلیغی فنڈ کا افتتاح کیا جاتا ہے، اپنے پہلو میں اسلام کیلئے دردمند دل رکھنے والے دوست حسب توفیق اس میں حصہ لیں اگر دوستوں نے اس طرف توجہ کی تو احباب دیکھینگے کہ انشاء اللہ تبلیغ کے نقطۂ خیال سے یہ فنڈ بہت ہی نتیجہ خیز اور بابرکت ثابت ہوگا۔

KHILAFAT LIBRARY

آریہ مذہب کی حقیقت

دوبارہ چھپ گئی

مارچ سنہ ۱۹۲۳ء میں جبکہ آریوں کی طرف سے راجپوتانہ میں ملکانہ ارتداد کا جھگڑا چلا تھا، اس وقت یہ کتاب اس ارتداد کی وبا کو روکنے کیلئے بہترین تریاق ثابت ہوئی تھی، اسکی تاثیر اور اس کی قبولیت کا آپ اس سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ "مسلم آوٹ لک" "زمیندار" اور "سیاست" نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ آج تک جس قدر کتب اس موضوع پر لکھی گئی ہیں یہ ان سب پر فائق ہے، مجھ سے اجازت لیکر اس کتاب کا بعض دوستوں نے سندھی اور گجراتی زبانوں میں بھی ترجمہ کیا، اب یہ مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے پہلے حجم ۸۰ صفحات تھا، اب ۱۰۸ ہے، کاغذ لکھائی، چھپائی سب اعلیٰ، قیمت غیر مجلد صرف ۵؍، جو قریباً اصل لاگت ہے، ضرورت ہے کہ اس مجرب تبلیغی حربہ کی اشاعت نہایت ہی وسیع پیمانہ پر ہو، اسلئے اسکی قیمت قریباً اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اخبار نور، قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

غیر مذاہب پر علمی تبصرہ

یہ میرے اس لکچر کا خلاصہ ہے، جو میں نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دیا۔

غیر مذاہب کی فہرست

حضرات! جیساکہ پروگرام میں آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ میرا مضمون "غیر مذاہب پر علمی تبصرہ" ہے، پیشتر اس کے کہ میں اپنا مضمون شروع کروں صرف ہندوستان کے غیر مذاہب کی فہرست سن لیجئے آریہ، سناتنی، عیسائی، بدھ مذہب، ویدانت مت، شومت، نرنکاری مت، انامی مت، پرنامی مت، جگ جیون داسی مت، شونرائن مت مادہوا چاریہ مت، برہمو سماج، دیو سماج، شاکت مت کبیر پنتھی، نانک پنتھی، دادو پنتھی، برہمنڈ، پوران پنتھی، رام سنہی، مدہوچاری، ملوک داسی، سورج پنتھی، نرنجنی، بشنوی، چندر بھگت، بلبھاچاری، چتین سمپردائے گورو دادی، چرنداسی، اوداسی، سکھ، نرملے، ناہد ہاری یہ فہرست قریباً ۷۰ تک پہنچتی ہے، اگر سب کو لیا جائے، تو ہر ایک مذہب کے حصہ میں قریباً $\frac{1}{2}$ امنٹ ہی آتا ہے، اور $\frac{1}{2}$ امنٹ میں کیا تبصرہ ہو سکتا ہے لہٰذا میں اس موقعہ پر صرف آریہ سماج کو ہی لونگا۔

تبصرہ کی شقیں

آپ جانتے ہیں کہ ان مذاہب میں سے زیادہ جو مذہب اسلام کے منہ آتا ہے، وہ آریہ مت ہے، چونکہ آریہ ہمارے ہمسائے ہیں اور دیوار بدیوار رہتے ہیں اس لئے میں اس وقت صرف آریہ سماج کو ہی لیتا ہوں اور اس پر تبصرہ کرنے کیلئے چند شقیں بیان کرتا ہوں۔

(۱) توحید	(۹) کیا وید ازلی ہیں؟
(۲) آرین ایشور کا سروپ	(۱۰) آریہ سماج اور کثرت ازدواج
(۳) آرین ایشور کی صفات	(۱۱) آریہ سماج اور تناسخ
(۴) آریہ سماج او موکش	(۱۲) آریہ سماج اور پردہ
(۵) آرین دعائیں	(۱۳) آریہ سماج اور شدھی
(۶) تمدنی دعائیں	(۱۴) آریہ سماج اور گائے
(۷) روحانی دعائیں	(۱۵) آریہ سماج اور رواداری
(۸) آرین آب حیات	(۱۶) آریہ سماج اور اکراہ

ویدک توحید کی حقیقت

سب سے پہلے میں توحید کو لیتا ہوں، موجودہ ویدوں پر اگر غور کیا جائے، تو معلوم ہوگا، کہ ان میں توحید بہت کم ہے، بلکہ یوں کہنا چاہئے، کہ ان میں توحید ہے ہی نہیں اور توحید کی بجائے عناصر پرستی کی تعلیم ہے، یہ میں ہی نہیں کہتا، بلکہ ویدوں کے فاضلوں کی بھی یہی رائے ہے چنانچہ قدیم ہندوستان کی تہذیب کے عالم مصنف پنڈت رومیش چندر دت سی۔آئی۔ای اپنی کتاب کے چھٹے باب میں لکھتے ہیں، ویدک زمانہ میں توحید کی بجائے عناصر پرستی تھی، اسی طرح آریہ گزٹ ۲۵ رنومبر ۱۹۲۶ء "ویدامرت" کے عنوان سے لکھتا ہے اتھرو وید کانڈ ۹ انواک ۱ سوکت ۶ منتر ۳۲ کا ارتھ انسان وسیع وعریض زمین کو اپنا مضبوط رکھشک سمجھے، فضا کو اکھنڈت (منزہ) تصور کرے، اور قدرت کو سب سے بڑھ کر سکھ دینے والی خیال کرے، گویا ایشور کا کہیں ذکر نہیں،

آریہ سماج پر اسلام کا احسان

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ویدوں میں توحید نہیں تو آریوں میں توحید کا خیال کہاں سے آیا، میں علی الاعلان کہتا ہوں، ان میں توحید صرف اسلام کی وجہ سے آئی، اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان لوگوں میں جو توحید پھیلی وہ شنکر اچاریہ کی جدوجہد کا نتیجہ ہے شنکر اچاریہ کا ظہور ملک دراوڑ میں جسے مالابار بھی کہتے ہیں، آٹھویں صدی کے اخیر میں ہوا، اب دیکھنا یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمان کب داخل ہوئے، سو تاریخ سے یہ امر ثابت ہے کہ مسلمانوں کا ہندوستان میں پہلا داخلہ ۶۳۶ء میں بسرکردگی حضرت ابوالعاص عاص بن ہوا، دوسرا داخلہ بذریعہ امیر مہلب ۶۶۴ء میں ہوا، تیسرا داخلہ بذریعہ محمد بن قاسم ۷۱۲ء میں ہوا، اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ ۷۰۰ء تک سمندر کا ساحل ہونے کی وجہ سے مالابار میں مسلمان تاجروں کی آمد و رفت بہت کافی ہو چکی تھی، اور آٹھویں صدی تک تو مالابار میں مسلمان کثیر التعداد نظر آتے تھے، اس کا یہ بھی ثبوت ہے، کہ مسعودی جو ۳۰۴ھ میں مالابار آیا، لکھتا ہے کہ مالابار میں اس وقت قریباً دس ہزار مسلمان آباد ہیں، جنہوں نے یہاں ہی شادیاں کر لی ہیں، اور ان کے امیر کا نام ابو سعید ہمداف بن ذکریا ہے یہ لوگ تاجر پیشہ ہیں، یہ وہ مسلمان تھے جن سے شنکر اچاریہ نے توحید کی تعلیم حاصل کی، غرض یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ویدوں میں توحید کی کہیں تعلیم نہیں، بلکہ اس کی جگہ عناصر پرستی کی تعلیم ہے، اور یہ بھی کہ آریہ سماج اور شنکر اچاریہ سے جو مالابار میں پیدا ہوئے تھے، اگر توحید سیکھی تو وہ مسلمانوں سے ہی سیکھی

ویدک ایشور کا سروپ

اب میں ویدک ایشور کا سروپ بیان کرتا ہوں رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اڈیشن اول صفحہ ۳۲۵ پر لکھا ہے دن اور رات ایشور کی دو بغلیں ہیں، سورج اور چاند ویدک ایشور کی دو آنکھیں ہیں، سورج کی دھوپ اور بجلی کی چمک یہ دونوں ایشور کے ہونٹ ہیں، زمین اور آسمان کے درمیان جو پول ہے۔ یہ ویدک ایشور کا منہ ہے، ویدک ایشور کا یہ سروپ جو بیان کیا گیا ہے بالکل ایسا ہی ہے، جیساکسی پنجابی شاعر نے کہا کہ:-

سر تیرے دستار جیوں پہاڑ واندا
لک تیرے تلوار جیوں کا نجن کھوا

یا جیسے کسی اور نے اردو میں کہدیا کہ ؎

زلف جاناں مثل لمبی کھجور ہے
چشم جاناں مثل جلتی تنور ہے

یہ ہے وہ ویدک ایشور جس کی طرف آریہ سماج

KHILAFAT LIBRARY

ہمیں بتلاتا ہے اور یہ حوالہ تو بطور نمونہ ہے، ویدوں میں اس سے بڑھکر ایشوری سروپ بیان کیا گیا ہے۔

ویدک ایشور کے صفات

پھر ویدک ایشور کے صفات بھی سن لیجئے، رگوید ساتواں اشٹک انیسواں ادھیائے آٹھویں منتر کا ارتھ یہ ہے۔

ہے پربھو، ہمارے پریہ بھوگوں کو مت چرا، ہمارے گربھوں کا بدارن مت کر، ہمارے بھوجن آدی ارتھ سورن پاتروں کو مت چراؤ۔ اسی طرح رگوید پہلے اشٹک آٹھویں ورگ کے چھٹے ادھیائے کے آٹھویں منتر کے دوسرے بھاگ کا ارتھ یہ ہے۔

ہمارے چھوٹے منجھلے اور بڑے بیٹے اور گائے وغیرہ پشو اور گھوڑے وغیرہ سواری اور ہمارے فوج کے بہادروں میں غصہ اور قہر سے بھر کر مت گھس

یہ ویدک ایشور کی صفات ہیں، آپ دیکھ لیں کہ اس قسم کی صفات کا مالک ایشور ماننے کے لئے کیا انسان تیار ہو سکتا ہے۔

آریہ سماج اور موکش

اور لیجئے، آریہ سماج اور موکش، یعنی آریہ سماج اور نجات، یہ بڑا نازک مسئلہ ہے، ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آریہ سماج اس کے متعلق ہمارے سامنے کیا تعلیم پیش کرتی ہے، یجروید ادھیائے ۲ منتر ۹ کے رو سے ہون کے لئے گھی، کستوری، کیسر، صندل کی لکڑی اور اور عطر کی ضرورت ہے، کیسر اڑھائی تین روپے تولہ ملتا ہے، کستوری تیس چالیس روپے تولہ کے قریب اسی طرح گھی اور عطر وغیرہ بھی گراں ہیں، اور ہون کے لئے اتنا خرچ صرف امراء ہی کر سکتے ہیں، عام لوگوں کی طاقت میں یہ نہیں کہ وہ اس قدر خرچ کریں پس معلوم ہوا، کہ یہ مذہب غریبوں کیلئے نہیں، یا بالفاظ دیگر عالمگیر نہیں، پھر اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ آریہ سماجی تمام کے تمام امیر ہیں، اور وہ بلا دریغ اپنا مال اس طریق پر خرچ کرنے کیلئے تیار ہیں، تب بھی دیکھنا یہ ہے کہ کیا گھی کستوری وغیرہ آگ میں جھونکنے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے، اگر نہ ہو تو پھر یہ خرچ بھی رائگاں جاتا ہے، سو یاد رکھنا چاہئے کہ آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ کسی کو ایذا پہونچانا سب سے بڑا جرم ہے، اب دیکھو کستوری کہاں سے حاصل ہوتی ہے، کستوری ہرن سے حاصل کی جاتی ہے، اور وہ بھی اس وقت جب ہرن مر رہا ہو اگر وہ مر جائے تو کستوری ضائع ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہون کرنے کیلئے انسان کیلئے کستوری والے ہرنوں کا مارنا ضروری ہے اور یہ آریہ سماج کے نزدیک پاپ ہے اور ستیارتھ پرکاش ص ۱۵/۳ کے بیان کے مطابق موکش پھر بھی عارضی ہے، پس دائمی نجات کا دروازہ آریہ سماج میں بند ہے۔

ویدوں کی تمدنی دعائیں

پھر ویدک دعائیں ہیں، جن کی دو قسمیں ہیں یعنی تمدنی اور روحانی دعائیں، تمدنی دعاؤں کی مثال ملاحظہ ہو، یجروید ۱۸/۲۱ میں لکھا ہے، میرا گرچھا اور ڈوئی اور اس کی شدھی میرے یگیہ کے برتن اور اس کے پدارتھ، میرا سل بٹہ اور پتھر، میری اوکھلی اور موسل میرے سوم لتا گھوٹنے کا کونڈا ڈنڈا اس کا گھوٹنا اور پینا، میرے اناج صاف کرنے والا چھاج اور جھاڑو یہ سب چیزیں اپنا اپنا کام دیتی رہیں، یجروید ۱۸/۲۶ و ۱۸/۱۲ میں بھی اسی قسم کی دعائیں ہیں۔

روحانی دعائیں

اب روحانی دعاؤں کا نمونہ دیکھئے:۔ یجروید ۲۴/۲۲ میں الوؤں کو حاصل کرنے کی دعا ہے، ۲۴/۲۵ میں کوؤں کے حاصل ہونے کی دعا ہے، ۳۰/۱۱ میں یہ دعا کی گئی ہے کہ اے پرمیشور سانپوں اور ہنٹوں کو پیدا کیجئے۔

ویدوں کا آب حیات

اس کے بعد ویدوں کا آب حیات ملاحظہ ہو، جو بہترین ڈس انفکٹ اور ٹانک بھی خیال کیا جاتا ہے اور صرف برہمن ہی اسے استعمال کر سکتے ہیں، اس آب حیات کو پنچ گویہ بھی کہا جاتا ہے، اجزا، یہ ہیں، گائے کا گوبر ۱ ماشہ گائے کا پیشاب ۴ ماشہ، گائے کا گھی ۴ ماشہ، گائے کا دودھ ۸ ماشہ، گائے کا دہی ۸ ماشہ شروع شروع میں آریہ سماج میں داخل ہونے والوں کو یہی کاڑھا پلایا جاتا تھا، مگر اب لڈو دیئے جاتے ہیں۔

ازلیت وید کا ابطال

نویں شق یہ تھی کہ کیا وید ازلی ہیں؟ اگر ہم غور کریں تو ہمیں ازلیت وید کا دعویٰ بھی باطل نظر آتا ہے، ہم مان سکتے ہیں کہ وید ایک پرانی کتاب ہے، مگر ازلیت کا دعویٰ ایسا ہے، جس کی خود وید بھی تردید کر رہا ہے، رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اردو صفحہ ۱۳۳ میں اتھر وید کے منتر کا یہ ترجمہ دیا گیا ہے، اے جواں مردو تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو اور بد کردار دشمن کو شکست دینے کیلئے لڑائی کو سر انجام دو، تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔

اس میں "پہلے میدانوں" کے الفاظ ظاہر کر رہے ہیں کہ وید کے نزول سے پہلے بھی بعض لڑائیاں ہوئیں، پس ازلیت وید کا دعوےٰ باطل ہو گیا، اسی طرح یجروید ادھیائے ۱۲/۴ میں ہے

" اتھر وید کے منتر تمہارے انگ ہیں، یجروید کے منتر تمہارے نام ہیں، سام وید تمہارا رحم ہے گرہن کرنے اور کھینے کے یوگ " رام دیو رشی " کے جاننے اور پڑھانے تیسرے سام وید اس کا شریر ہے،

اس حوالہ سے بھی ازلیت وید کا دعویٰ باطل ثابت ہو رہا ہے، کیونکہ وام دیو رشی کا نام بتلاتا ہے کہ ویدوں کا نزول اس رشی کے بعد ہوا۔

آریہ سماج اور کثرت ازدواج

آریہ سماج جس طرح کثرت ازدواج پر اعتراض کرتا رہا، ظاہر ہے لیکن یہ امر آپ لوگوں کیلئے باعث حیرت ہو گا کہ آریہ سماج کے بزرگ اور ان کی کتب تعداد ازدواج کے حامی تھے، یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۱۶ میں ہے میری تین بھیڑوں والی استری، میری پانچ بھیڑوں والی استری اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدک زمانہ میں ویدک رشیوں کی دو دو بیویاں ہوا کرتی تھیں، یہ اگر تعداد ازدواج نہیں تو اور کیا ہے،

پھر اور سنئے، کتب رشی ابتدائی زمانہ میں ہوئے ہیں، ان کے متعلق یہ ثابت شدہ امر ہے کہ وہ دو بیویاں رکھتے تھے، دھچے ایک بہت بڑے رشی گزرے ہیں ان کی ایک سو بیویاں تھیں، مہارشی یاگولکیہ جن کا درجہ ویدک

رشیوں میں بہت بڑا ہے، وہ بھی دو بیویاں رکھتے تھے جب ویدوں کے رشی جن سے بڑھ کر ویدوں کے سمجھنے والا اور کوئی انسان نہیں ہو سکتا، تعداد ازدواج کے پابند تھے، تو آریہ سماجی کس منہ سے اسلام کے اس مسئلہ پر اعتراض کر سکتے ہیں۔

پھر آریہ سماج خود بھی کثرت ازدواج مانتا ہے مگر نہایت بُری شکل میں، چنانچہ نیوگ کثرت ازدواج ہی کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے۔

شادی بیوگان کا مسئلہ

اب ہم شادی بیوگان کو لیتے ہیں، اس کے متعلق کسی مزید تفصیل کی ضرورت نہیں، آج کل اکثر آریہ اخبارات میں لکھا ہوتا ہے کہ بیوگان کیلئے شادی کی ضرورت ہے اور عملی طور پر وہ اس کے مؤید ہیں، پس اس مسئلہ میں بھی انہیں اسلام کی طرف آنا پڑا، حالانکہ ستیارتھ پرکاش نکاح ثانی کی بجائے نیوگ کا حکم دیتا ہے۔

مسئلہ تناسخ

پھر ہم آریہ سماج کی تناسخ والی شق کو لیتے ہیں، اور دیکھتے ہیں کہ آریہ سماجی کتب اس موضوع کے متعلق کیا روشنی ڈالتی ہیں،

آریہ سماجی کہا کرتے ہیں، دنیا میں ہم دیکھتے ہیں، کوئی امیر ہے، کوئی غریب، کوئی تندرست، کوئی بیمار، یہ اختلاف دراصل گزشتہ جنم کے کرموں کا نتیجہ ہے" مگر یہ صحیح نہیں، کیونکہ وید سے ثابت ہے، اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے، بڑا بناتا ہے اور جسے چاہتا ہے چھوٹا کر دیتا ہے، چنانچہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۵ منتر ۵ مطبوعہ اجمیر صفحہ ۶۳۴ پر لکھا ہے۔

"میں خود یعنی خدا یہ کہتا ہوں، جو دیوتاؤں اور انسانوں کا پیارا ہوں، کہ میں جس کیلئے چاہتا ہوں، اسے بڑا بنا دیتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں، اس کو برہما بنا دیتا ہوں جس کے لئے میری خواہش ہو، اسے رشی بنا دیتا ہوں اور جس کو میں چاہتا ہوں اسے عقلمند اور دانا بنا دیتا ہوں۔

اسی طرح برہدارانیک اپنشد ادھیائے ۶ برہمن ۴ مترجمہ پنڈت راجہ رام صاحب میں لکھا ہے۔

"جو چاہے، کہ میرا لڑکا مشہور عالم، صاحب ثروت پبلک یا انجمن میں جانے والا، رفاہ عام کے کام کرنیوالا بڑا لیکچرار ہو، سارے ویدوں کا عالم ہو اور پوری عمر حاصل کرنے والا ہو، تو میاں بیوی چاول پکا کر دودھ اور گھی ڈال کر کھائیں۔

اس حوالہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عقلمند اور صاحب ثروت لڑکوں کا پیدا کرنا بروئے ویدک دھرم انسان کے اپنے اختیار میں ہے، گزشتہ کرموں کا اس میں دخل نہیں پس تناسخ باطل ثابت ہوا۔

پھر یجر وید $\frac{19}{88}$ میں لکھا ہے، عورت مرد باہمی محبت میں سرشار ہو کر آنکھ کے ساتھ آنکھ، من کے ساتھ من، جسم کے ساتھ جسم ۔۔۔۔۔۔ جس سے بدصورت اور لنگڑی اولاد پیدا نہیں ہوگی پس بصورت لنگڑی اولاد پیدا کرنا یا نہ کرنا انسان کے اپنے اختیار کی بات ہے اور اسے گذشتہ کرموں کی طرف منسوب کرنا بالکل باطل ہوگیا۔

KHILAFAT LIBRARY

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ اور آریہ پریس!

آریہ مسافر۔ لاہور، اپنے مارچ کے اشو میں لکھتا ہے کہ "شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ نہایت خوبصورت جلد کے ساتھ چھپوایا ہے، مختلف مقامات سے اس کا مطالعہ کیا گیا، ترجمہ واقعی عام فہم ہے اور شیخ صاحب کی یہ کوشش قابل داد ہے"

نور۔ ایک اشد ترین مخالف کی قلم سے یہ الفاظ نکلنے ایک معجزہ ہے ؛

آریہ سماج اور پردہ

آریہ سماجی پردہ پر بھی معترض ہوتے ہیں حالانکہ بالمیک رامائن میں لکھا ہے کہ راون کے مرنے پر راون کی پٹ رانی (بڑی بیگم) راون کی لاش پر گریہ وزاری کرتی ہوئی کہتی ہے کہ ہے ناتھ (مالک) میں آپ کی پٹ رانی ہو کر برہنہ منہ اس بھری مجلس میں آئی ہوں، یہ دیکھ کر بھی آپ کی غیرت جوش میں آتی، اور اُٹھ کھڑے نہیں ہوتے، اور راون کے مرنے کے بعد جسونت بھبھیکش سیتا کو رام چندر جی کے پاس لائے، اس وقت اس جگہ سے سب لوگ ہٹا دیئے گئے۔ یہ دیکھ کر رام چندر نے کہا کہ یہ سیتا کی اضطراری حالت ہے، اس وقت یہ پردہ کی پوری پابندی نہیں کر سکتی،

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ راون اور رام چندر جی کے زمانہ میں عورتیں پردہ کیا کرتی تھیں، پس پردہ پر اعتراض کرنا محض ہٹ دھرمی اور نادانی ہے، اور سنئے، ستیارتھ پرکاش سمولاس ۳ دفعہ ۱۴ میں سوامی دیانند جی لکھتے ہیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے دو کوس کے فاصلہ پر ہونے چاہئیں معلمہ نوکر چاکر لڑکیوں کے مدرسہ میں سب عورتیں ہی ہوں، زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ مدرسہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے، اس جگہ بھی سوامی جی نے پردہ کی تاکید کی ہے۔

پھر جو آل انڈیا آریہ مہیلا کانفرنس ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو گوردت بھون لاہور میں منعقد ہوئی اسکی استقبالیہ کمیٹی کی صدر شریمتی پورن دیوی نے اپنی تقریر میں کہا "ہندوؤں میں یہ بہت بُرا ہو رہا ہے کہ پردہ ہٹانے کے ساتھ شوقینی بڑھتی جاتی ہے، لڑکیوں پر فیشن سوار ہو رہا ہے، آنکھ کا پردہ بھی ان میں نہیں رہا، وہ ایسے فیشن میں باہر نکلتی ہیں کہ خواہ مخواہ ہر ایک کی نظر ان پر پڑتی ہے، جو ہندو عورتیں کسی پرش

KHILAFAT LIBRARY

کے بُرے خیال سے چھو جانے سے بھی جان پر کھیل جاتی تھیں اب وہ دوسرے پرشوں کے ساتھ ناچتی ہیں،" اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آریہ سماج بھی آخر ٹھوکریں کھا کھا کر اسلامی پردے کا قائل ہو رہا ہے۔

آریہ سماج اور شدھی

اسلام میں کوئی شودر نہیں، مگر ستیارتھ پرکاش سمولاس ۹ صہ۳۳۳ اردو ایڈیشن ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے۔ جو شخص بذریعہ جسم کے چوری دوسرے کی عورت سے مباشرت کرتا ہے اس کا جسم نباتات و درختوں اور چنڈال وغیرہ میں جاتا ہے اس حوالہ میں چنڈال کے الفاظ قابل غور ہیں، اسی طرح پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا جو آریہ سماج لاہور کے سکرٹری بھی ہیں، انہوں نے آریہ سماج کے ایک جلسہ پر اپنی تقریر میں کہا کہ "سوامی دیانند کا یہ منشا تھا کہ ورن آشرم دھرم ہندوستان سے گم نہ ہو، یہ ہمیشہ ہی قائم رہے، وواہ شادی اپنے ہی ورن میں ہونی چاہیئے،" اس کا مطلب یہ ہے کہ سوامی دیانند کی یہ رائے تھی، کہ برہمن کی شادی برہمن خاندان میں اور شودر کی شودروں کے ساتھ ہو، یہ تقریر یکم دسمبر ۱۹۳۱ء کے پرتاب میں چھپ چکی ہے، جب شدھی کی یہ حقیقت ہوئی، تو ایسی شدھی کا فائدہ کیا، اس کے مقابلہ میں اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جس نے تبلیغ کی تاکید کی، اور جس میں داخل ہونے پر معاً سارے حقوق مل جاتے ہیں، حتی کہ روٹی اور بیٹی کے تعلقات اس سے پیدا کئے جا سکتے ہیں، پس آریہ سماج کی شدھی بھی اسلام کی نقل ہے، جو نہایت نامناسب اور ترقی کے لئے تباہ کُن ہے

آریہ سماج اور روزے

اب ہم روزوں کے متعلق آریہ سماج کی تعلیم دیکھنا چاہتے ہیں، آریہ گزٹ ۲۶ رنومبر ۱۹۳۲ء لکھتا ہے، بیماری سے شفا پانے کے لئے، صحت اور جسمانی طاقت کی حفاظت کیلئے کھوئی ہوئی شکتی حاصل کرنے کیلئے، دماغی توازن قائم رکھنے کیلئے، ادتم سدھار کیلئے، آتم شکتی اور آتمک پوترتا کے مدارج طے کرنے کیلئے برت بے نظیر چیز ہے، برہمن ایک مہینہ تک صبح و شام سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے کے بعد کھانا کھائے، اس میں یہ بھی تصریح کی گئی ہے، کہ برہمن صرف چار لقمے کھائے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ برہمنوں کے چار لقمے ہیں مسلمانوں کے نہیں۔

آریہ سماج اور گائے

اب ہم آریہ سماج اور گائے کو لیتے ہیں، احباب جانتے ہیں کہ گائے کی قربانی پر ہندوؤں کی طرف سے متعدد مرتبہ ہندوستان میں فساد برپا کئے جا چکے ہیں مگر واقعہ یہ ہے کہ ویدوں میں گائے کی قربانی کا ذکر ہے، چنانچہ یجروید ۲۹ ادھیائے منتر ۵۹ کا سوامی دیانند کا کیا ہوا، ترجمہ یہ ہے اے انسان تم قابل تعریف فوج والے اگیان یکت سپہ سالار کیلئے لال دھبوں اور طاقت دینے والا بیل اور دو دانوں کیلئے بکرے کام میں لاؤ، اسی طرح وشسٹ سمرتی مترجمہ پنڈت بھیم سین صاحب اٹاوہ میں لکھا ہے، اگر برہمن کھتری یا راجہ مہمان آجائے، تو گھر والے اس کیلئے بڑے بیل اور بڑے بکرے کا گوشت پکائیں، ہندوستان کے مشہور فاضل مسٹر آر۔ سی۔ دت سی۔ آئی۔ ای "قدیم ہندوستان کی تہذیب" جلد اول صہ۱۷ پر لکھتے ہیں، وید کے زمانہ میں دھرماتما ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت یا قید کو پسند نہیں کرتے تھے، دور کیوں جاؤ سوامی دیانند بھی ستیارتھ پرکاش اول ایڈیشن مطبوعہ سٹار پریس بنارس ۱۸۷۵ء سمولاس دس میں "کھانے اور نہ کھانے کے قابل اشیاء" کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں، کیونکہ سور گاؤں کا مل بھی کھاتا ہے اس کے مانس سے درگندھ (بدبو) جسم میں ہوگی، اس سے روگ کی اتپتی سمبھو (ممکن) ہے، اور چت بھی اپرسن (مکدر) ہو جائے گا، اس لئے اس کا مانس ابھکشی (کھانے کے ناقابل) ہے جہاں جہاں گومیدھ آدک لکھا ہے، وہاں وہاں پشوؤں میں نروں کا مارنا لکھا ہے، کیونکہ جیسی پشٹی بیل وغیرہ میں ہے، وہ گائے میں نہیں، اور بندھیا گائے (بانجھ گائے) کو بھی گومیدھ میں مارنا لکھا ہے

اس سے بھی ظاہر ہے کہ سوامی دیانند نے بھی گائے کی قربانی کو بعض حالتوں میں جائز اور درست کہا تھا۔

آریہ سماج اور رواداری

اس کے بعد آریہ سماج کی رواداری ملاحظہ فرمائیے ستیارتھ پرکاش صہ۲۴۲ پر لکھا ہے۔

ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت ہو، تو بھی اس کی بربادی وتنزل و تخریب میں لگا رہے۔

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کا جو حسن سلوک سوامی دیانند سے رہا، وہ یہ ہے، کہ ۱۸۷۷ء میں جب پہلی دفعہ سوامی دیانند لاہور آئے، تو ایک ہندو رئیس رتن چند داڑھی والے کے باغ میں ٹھہرے، جب مورتی پوجا کا کھنڈن کیا، تو انہوں نے اپنے باغ سے نکال دیا، پھر برہمو سماج میں گئے انھوں نے بھی جگہ دینے سے انکار کر دیا، القصہ یہ کہ تمام ہندوؤں نے مکان اور جگہ دینے سے انکار کر دیا، ایسے وقت میں لاہور کے مشہور ڈاکٹر خان بہادر رحیم یار خاں نے اپنی کوٹھی خالی کر دی، جس میں سوامی دیانند نے رہائش اختیار کی، اس طرح لاہور میں جو پہلی آریہ سماج قائم ہوئی، جس کا بنیادی پتھر ۲۴ رجون ۱۸۷۷ء کو رکھا گیا، وہ ڈاکٹر رحیم یار خاں کی کوٹھی پر ہی رکھا گیا، اس کے بعد جب سوامی جی لاہور سے امرت سر گئے، تو وہاں کے ہندوؤں نے بھی ان کو جگہ دینے سے انکار کر دیا، آخر امرت سر کے ایک مسلمان رئیس میاں محمد جان نے اپنی کوٹھی سوامی دیانند کیلئے خالی کر دی اور ان کی کوٹھی پر ہی ۱۲ راگست ۱۸۷۷ء کو امرت سر میں آریہ سماج قائم ہوئی، پھر ۱۸۷۴ء میں جب پنڈت دیانند صاحب بنارس گئے، تو وہاں کے ہندوؤں نے بھی ان کی بے حد مخالفت کی، سر سید مرحوم نے پنڈت صاحب کیلئے اپنا مکان خالی کر دیا، اسی طرح انوپ شہر میں جو سب سے بڑا شاستر ارتھ ہوا، اس وقت سید محمد نامی وہاں کے تحصیلدار صاحب نے آپ کی بہت مدد کی، اس سے ظاہر ہے، کہ آریہ سماج کے بانی نے غیر مذاہب والوں کے متعلق کیا تعلیم دی، اور اس کے مقابلہ میں مسلمانوں نے کیا سلوک کیا،

آریہ سماج میں اکراہ کی تعلیم

اب آخر میں ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا مذہب کے معاملہ میں آریہ سماج تشدد کی مؤید ہے یا نہیں، سوامی دیانند صاحب آریہ بھے دنی کے صفحہ ۵۰ پر لکھتے ہیں، "جنہوں نے تجرد، گھرست اور فقیری تینوں کو باری باری اختیار نہ کیا ہو، ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں یا مر جائیں، یا ہمارے غلام ہو کر رہیں" یہ آریہ سماج کی

تعلیم ہے، اس کے مقابلہ میں اسلام کا اکراہ فی الدین کا ارشاد فرماتا ہے، اور اس خصوصیت کا اشد ترین معاند بھی اعتراف کرتے ہیں، چنانچہ اس کے ثبوت میں پنڈت رامدیو صاحب سابق گورنر گورو کل کانگڑی کی ایک تقریر کا کچھ اقتباس پیش کرتا ہوں، جو اُنھوں نے ۱۰ر نومبر ۳۰ سنہء کو لالہ لاجپت رائے کی صدارت میں ہونیوالے ایک جلسہ میں کی، اور "پرکاش" میں درج ہوئی۔

اسلام کی حقانیت پر ایک آریہ کی گواہی

پنڈت صاحب نے کہا، "چھٹی صدی میں عرب کی اخلاقی حالت بہت خراب تھی، کوئی باشندہ عرب مرجاتا تھا، تو وہ اپنی عورتیں بطور ورثہ چھوڑ جاتا تھا، جن کے ساتھ بعد میں اس کا بیٹا ھ٩٥ سوائے اس عورت کے جس کے پیٹ سے وہ پیدا شدہ ہو، باقی سب عورتوں کو اپنی بیویاں بنالیتا تھا، عرب قوم میں اتفاق کا نام ونشان نہ تھا، یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹا کرتے تھے، خیال تھا کہ یہ قوم کبھی اُٹھ نہیں سکتی، لیکن دنیا کی تاریخ میں، یہ ایک معجزہ ہے کہ حضرت محمدؐ نے اس قوم میں جان ڈال دی، حضرت محمدؐ نے اُنہیں سکھایا کہ بت پرستی چھوڑ دو، اور ایک خدا کی پوجا کرو، حضرت محمدؐ صاحب کے ۳۰ معاون تھے، ان کی جاتی قریش ان کی سخت دشمن تھی، یہاں تک کہ اُنہیں آخرکار مکہ سے مدینہ جانا پڑا، لیکن مدینہ میں بیٹھے ہوئے حضرت محمدؐ نے ان میں جادو کی بجلی بھر دی، وہ بجلی جو انسانوں کو دیوتا بنادیتی ہے، آنحضرتؐ نے یہ بجلی راجوں، مہاراجوں میں نہیں بھری، بلکہ عام لوگوں میں، یہ غلط ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے، اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہو، تو مجھے کوئی پھیلا کر دکھلائے، حضرت محمدؐ صاحب نے اہل عرب میں کس قسم کا وشواس بھر دیا تھا، اس کی ایک مثال سُنئے، ایک غلام کو جو مسلمان ہوچکا تھا، اس کا آقا دھوپ میں بٹھا کر اس کی چھاتی پر پتھر رکھکر پوچھا کرتا تھا کہ بتا تو محمدؐ کو چھوڑے گا یا نہیں؟ لیکن غلام صاف انکار کر دیتا تھا، حضرت محمدؐ پر ایک شخص نے تلوار سے حملہ کیا اور پوچھا کہ بتا اب تمہیں کون بچائے گا، حضرت محمدؐ نے کہا کہ میرا خدا، پھر محمدؐ صاحب نے وہی تلوار حملہ آور سے چھین کر جب اس پر حملہ کرنا چاہا اور پوچھا، کہ بتا اب تمہیں کون بچائے گا، تو وہ گڑگڑا کر کہنے لگا، کہ حضرت محمدؐ آپ ہی بچائیں تو بچائیں، حضرت محمدؐ نے کہا، کمبخت اللہ پر اعتقاد رکھ، لیکن اس گری ہوئی عرب قوم کو حضرت محمدؐ نے کسقدر بلندی پر پہنچایا تاریخ اس کی شاہد ہے کہ عربوں نے تمام یورپ کو فتح کرلیا، اور اس میں تہذیب پھیلائی، اور ہندوستان میں بھی"

پتہ درکار ہے

۸ر اکتوبر ۱۹۲۴ء کو جناب شمیم عون جعفری صاحب نے چھاؤنی کانپور سے ۵ قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کی اعانت کیلئے بھیجے تھے، گذشتہ سال ترجمہ طبع ہونے پر ایک کاپی ان کی خدمت میں بھیجی گئی، مگر عدم پتہ ہوکر واپس آئی، اگر نور کے ناظرین میں سے کسی صاحب کو جناب شمیم عون جعفری صاحب کا پتہ معلوم ہو، تو براہ نوازش مطلع فرمائیں، تاکہ ان کی خدمت میں قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کی کاپی بھیجی جائے۔

منیجر اخبار نور قادیان، ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

طلاق

(ترجمہ خیالات شریمتی لیلاوتی اہلیہ پنڈت آتمانندجی)

آجکل سر ہری سنگھ گوڑ طلاق کا بل اسمبلی میں پیش کرنے والے ہیں، یہ مسئلہ طلاق کسی سوسائٹی کو مہذب بنانے کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ شادی یا بیاہ کا مسئلہ۔

بائیبل میں لکھا ہے کہ نر سے پیدا ہونے کے باعث عورت ناری کہلاتی ہے اور چونکہ آدم اور حوا ایک ہی جسم سے تھے، اس لئے خاوند اور بیوی کی جدائی کبھی نہیں ہونی چاہیئے

اس طرح مسئلہ طلاق گو عیسائی دھرم کے خلاف ہے تاہم اس کی ضرورت عیسائی اقوام کو محسوس ہوئی اور بائیبل کے خلاف جو عیسائیوں کی مذہبی مقدس کتاب ہے عیسائی حکومتوں میں بھی طلاق کے مسئلہ کے سامنے سر جھکانا پڑا اور طلاق کو قانوناً جائز اور ضروری سمجھا۔

یہ امر دیگر ہے کہ حد اعتدال سے گذر جانے کے باعث مغربی ممالک میں طلاق ناخوشگوار اثر پیدا کر رہی ہے اس میں قانون، قانون سازوں اور عدالتوں کی کمزوری ہے ورنہ حدِ اعتدال کے اندر مسئلہ طلاق ایک رحمت ہے،

بعض آریہ سماجی اور عیسائی اخبارات مسئلہ طلاق کا مضحکہ اُڑانے کی خاطر ایسی مثالیں نقل کرکے عوام کے روبرو اس لئے پیش کیا کرتے ہیں، تاکہ عوام کو مسئلہ طلاق سے نفرت پیدا ہوجائے، مثلاً امریکہ کی کسی عورت کا خاوند سے خلع یا طلاق اسلئے لے لینا کہ خاوند بیوی سے پیشتر موٹر کار میں سوار ہوگیا، یا اس لئے کہ خاوند نے موٹر میں سوار ہوتی ہوئی بیوی کو چڑھنے میں مدد نہیں دی، یا اس لئے کہ خاوند نے سیر کیلئے تیار بیوی کو اپنے ہاتھ سے جوتے نہیں پہنائے یا اس لئے کہ شادی کے بعد بیوی کا دل کسی اور نوجوان پر فریفتہ ہوگیا، وغیرہ وغیرہ، یہ دراصل قانون اور عدالتوں کی کمزوری ہے، جو ایسے معمولی واقعات پر طلاق یا خلع منظور کرلیتے ہیں، نہ کہ مسئلہ طلاق کی، طلاق کی خوبی اور ضرورت تو اسی ایک بات سے ثابت ہے کہ خدا کی کتاب بائیبل کے خلاف ہونے پر بھی عیسائی حکومتوں نے طلاق کے بل کو پاس کرکے رائج کردیا، اے کاش کہ اس پر سخت قیود لگائی جاتیں، اور تب طلاق منظور نہ کی جاتی، جب تک کہ پنچائیت یا عدالت کو اس امر کا یقین نہ ہوجاتا کہ سمجھانے بجھانے کے باوجود خاوند اور بیوی کا ملکر رہنا ناممکن ہے، لیعنی اگر دونوں اکٹھے رہیں تو خاوند کے ہاتھوں بیوی یا بیوی کے ہاتھوں خاوند کی جان جانے کا

KHILAFAT LIBRARY

خطرہ ہے، یا جس صورت میں کہ خاوند نامرد ہو یا مرد یا عورت بدچلن ہو اور سمجھانے سے باز نہ آویں، یا بلاوجہ مرد بیوی کو مارتا ہو، یا بیوی خاوند کو تنگ کرتی ہو، یا خاوند یا بیوی کی خلاف مرضی والدین نامناسب بیاہ کردیں ورنہ نہیں، سوائے خطرہ جان یا نامردی کے باقی سب حالتوں میں سمجھا بجھا کر خاوند بیوی کو ملے رہنا چاہیئے لیکن جب دونوں کا ملکر رہنا ناممکن معلوم ہو، تب عورت مرد کو یا مرد عورت کو طلاق دے سکتے ہیں، ورنہ نہیں

عیسائی دھرم کی طرح ہندو ویدک دھرم میں بھی طلاق منع ہے، مرد تو بیوی کو چھوڑ سکتا ہے، لیکن بیوی نہیں چھوڑ سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے، کہ ہندو ویدک دہرم میں بیوی کا مرد کے ساتھ عقد یعنی جوڑ یا عہد نامہ نہیں ہوتا، بلکہ بیوی کو اس کے ماں باپ خاوند کے ہاتھ دان کردیتے ہیں، اور اس طرح بیوی خاوند کی ملکیت Property بن جاتی ہے اور ویدک دہرم میں عورتوں کا بیچ ڈالنا بھی جائز مانا گیا ہے، چنانچہ رگوید ۱ - ۱۰۹ - ۲ میں "وجاماتا" ایسے خاوند کو کہا ہے جو بیوی کے ماں باپ سے روپیہ دیکر بیوی خرید کرتا ہے چنانچہ نرکت ۶ - ۹ میں بھی اس لفظ "وجاماتا" کی تشریح یوں لکھی ہے کہ

"विजामातेति शश्वह दा.
क्षिणाजा: क्रीता पतिमाचक्षते"

"یعنی "وجاماتا" خریدی ہوئی بیوی کے خاوند کو کہتے ہیں"

وید میں لڑکی بیچنے کی کہیں ممانعت نہیں بلکہ رگوید ۱ - ۱۰۹ - ۲ میں روپیہ دیکر بیوی خریدنے والے داماد کو بڑا دانی یعنی سخی کہہ کر تعریف کی گئی ہے، اور اس کا موازنہ و مقابلہ اِندر اور اگنی دیوتاؤں سے کیا گیا ہے ویدوں کا سب سے بڑا مفسر مہامنی یاسک اچاریہ بھی ویدانگ نرکت ۳ - ۴ میں ایک سُرتی کا حوالہ دے کر لکھتا ہے کہ

"स्त्रीणां दान विक्रयातिस-
र्गा विद्यन्ते न पुंस:"

"لڑکیوں کا دان میں دیدینا، بیچدینا اور چھوڑ دینا (جائز) سمجھا جاتا ہے۔ لڑکوں کا نہیں۔"

اسی طرح ویدک ہندو دھرم میں لڑکیوں کو ماں باپ روپیہ کے لالچ میں پھنسکر بوڑھوں یا نالائق بدصورت خاوندوں کے ہاتھ بیچدیتے ہیں، یا عام صورت میں دان (بخشش) کرکے بیوی کو خاوند کے رحم پر چھوڑ دیتے ہیں، اور اس طرح ہندو عورت مرد کی زرخرید ملکیت بن جاتی ہے، مرد جس طرح چاہے سلوک کرے عورت بے بس و بے کس ہے، ایک مرتبہ شادی کردینے کے بعد والدین کا بھی بیٹی پر کوئی حق نہیں رہ جاتا۔ جو ظالم۔ بدچلن، یا بوڑھے، یا نالائق داماد سے اپنی بیٹی کو طلاق یا خلع دلاکر دوسری جگہ اس کو بیاہ سکیں، کیونکہ دان میں دی ہوئی یا بیچ ڈالی ہوئی چیز پر دینے یا بیچنے والے کا پھر کوئی حق باقی نہیں رہ جاتا۔ جیسا کہ منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۲۱۲ میں لکھا ہے

धर्मार्थं येन दत्तं स्यात्कस्मै-
चिद्याचते धनम्। पश्चाच्च
न तथा तत्स्यान्न देयं तस्य तद्भवे-
त्॥

"یعنی جو ایک مرتبہ کسی چیز کو دان کرچکا ہے اُسے دوبارہ اسی چیز کو دان کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ دان دے چکنے کے بعد وہ چیز اس کی نہیں رہتی"

اس طرح ہندو عورت خاوند کی داسی یا غلام بنا دی جاتی ہے، اکثر ہندو عورتوں کی بے بسی، بے کسی، بے دادرسی اور بدقسمتی کا واحد سبب ہندو طریقہ شادی ہے، ہندو لوگ حد سے زیادہ لکیر کے فقیر ہیں، اور کسی رسم کو چھوڑنے کیلئے خواہ وہ کتنی بھی مضر کیوں نہ ہو، بغیر سرکاری قانون کے بننے تیار نہیں ہوتے، اس لئے ضرورت ہے کہ بیاہ میں داماد کے ہاتھ لڑکیوں کو دان کردینے کی رسم شادی کو تڑوا کر ہمیشہ ملکر اکٹھے رہنے کا مساوی معاہدہ کرنے کا قانون پاس کراکر عورتوں کو بعض ظالم مردوں کے ہاتھ سے نجات دلائی جائے، مگر شک ہے کہ شاید مرد یہ خدمت بجالانے اور اپنے دان شدہ یا زرخرید غلاموں کو آزاد کرنے کیلئے تیار نہ ہوں، یہ کام تب ہی سرانجام پاسکتا ہے، اگر عورتیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے کونسلوں میں مردوں کے مساوی نشستیں حاصل کریں،

اگرچہ یہ بات قبل از وقت ضرور ہے لیکن مہذب حکومت برطانیہ کی ازاد اور فراخ دلی سے بعید نہیں، میں امید کرتی ہوں کہ سب مسلمان اور وومن فرنچائز کے حامی سب ہندو و عیسائی ممبران کونسل ہم بے بس و بے کس عورتوں کی بے کسی و بے بسی پر رحم کرکے سر ہری سنگھ گوڑ کے طلاق بل کی حمایت فرمائیں گے، بشرطیکہ سر ہری سنگھ گوڑ کے طلاق بل میں عورتوں کو خلع کرانے کا ویسا ہی مساوی حق حاصل ہو، جیسا کہ مردوں کو طلاق کا ورنہ یہ رحمت زحمت بن جائیگی۔

راقمہ (دستخط) لیلاوتی

معرفت پنڈت آتمانند

بینی رامیشور مندر، ہلدوانی، ضلع نینی تال۔

رشتہ کی ضرورت

ایک تعلیم یافتہ لڑکی کیلئے جس کی عمر ۱۶ سال صحت بہت اچھی، گھر کے کام کاج میں بہت ہوشیار، خاندان اعلیٰ کیلئے ور کی ضرورت ہے، جو کنوارا، تعلیم یافتہ، اور بارزگار ہو، جواب کیلئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہیئے، اور اپنا فوٹو بھی بھیجنا چاہیئے، خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔

الف معرفت ایڈیٹر نور، قادیان، ضلع گورداسپور

بابا کریم بخش صاحب ٹھیکیدار نے قادیان

میں لنگیوں کا کارخانہ کھولا ہے، لُنگیاں سر پر باندھنے کیلئے بہت عمدہ جو مشہدی لُنگیوں کا مقابلہ کرتی ہیں، کیا بلحاظ صفائی اور کیا بلحاظ مضبوطی، دوست آزمائش پر انشاء اللہ عمدہ مال پاکر بہت خوشش ہوں گے، قیمت بھی نہایت ہی واجبی ہے۔

ملنے کا پتہ

بابا کریم بخش ٹھیکیدار مالک کارخانہ لنگی قادیان، ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

پردہ

(ایک غیر مسلم خاتون کے قلم سے)

(ترجمہ خیالات شریمتی لیلاوتی زوجہ پنڈت آتمانند جی)

آل انڈیا وومنز کانفرنس منعقدہ لکھنؤ میں جہاں مفید ریزولیوشن بھی تھے وہاں انہیں سے ایک "پردہ" کے خلاف جہاد کرنا بھی تھا، آج کل کے زمانے میں بہت کم لوگ ایسے ملیں گے، جو کسی بات کی تہہ تک پہونچکر نیک و بد میں تمیز کرسکیں، زیادہ تر تعداد ایسے لوگوں کی ملیگی جو اپنے رسم و رواج کے خلاف دوسروں کے رسم و رواج کی خواہ وہ کتنے ہی مفید کیوں نہ ہوں، مخالفت کرنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں، آریہ سماج نے شادیٔ بیوگان، اچھوت اُدہار نسلی امتیاز کے خلاف جہاد، تعلیم نسوان وغیرہ متعدد اصلاحات سے ہندو قوم کی جو خدمت کی ہے، وہ بلا تردید قابل تحسین ہے، اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہندوؤں کی موجودہ بیداری کا سہرا آریہ سماج کے سر پر ہے، مگر بعض مرتبہ آریہ سماجی بلا تمیز نیک و بد دیگر اقوام و مذہب کی خوبیوں کو بھی بُرائیاں ثابت کرنے کی کوشش اسلئے کرتے ہیں کہ اُن کا تعلق غیر اقوام سے ہوتا ہے، مثلاً پردہ ہی کو لیجئے، نوجوان عشرت پسند ترکوں کے ہاتھ میں عنان حکومت آجانے سے پردہ ہٹایا گیا، امان اللہ خاں کی بیگم نے ولایت جاکر پردہ اُٹھادیا، حال میں بیگم صاحبہ خیرپور نے یورپ جاکر پردہ ترک کردیا جس پر اخبار پرتاپ اپنی ۸ رفروری ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں طنزاً لکھتا ہے، کہ "اسلام زندہ باد" اور اخبار ملاپ نے بھی اپنے ۱۲ رفروری ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں اکبر الہ آبادی کے اس شعر پر مذاق اُڑایا ہے ؎

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
قوم نے ڈھونڈھ لی فلاح کی راہ
یہ تماشا دکھائے گا کیا سین
پردہ اُٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

اسی طرح بعض متعصب اخبارات بے پردگی کا تلخ تجربہ کرچکنے کے باوجود بھی پردہ اور طلاق جیسی عمدہ رسوم و رواج کے خلاف لکھنے میں ہی ویدک دھرم کی جے سمجھ بیٹھے ہیں، اور پردہ و طلاق کے خلاف ایسی ایسی مثالوں کو وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں، جو بعض عالی خاندان لیکن نا دور اندیش مستورات سے گاہ بگاہ سرزد ہوتی رہتی ہیں، محض اس لئے فی زمانہ ان کا اہل اسلام سے تعلق ہے اور اسلام کی کوئی بات خواہ وہ کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو، محض اسلامی ہونے کے "جرم" سے آریہ سماجیوں کے نزدیک قابل اعتراض ہے، اور اس کا باعث یہ ہے، کہ کسی ایسے رسم و رواج کا جو ویدک دھرم میں نہ پایا جاتا ہو کسی دیگر مذہب میں پایا جانا، ویدک دھرم کو مقابلۃً کمزور اور نامکمل ثابت کرتا ہے، اگر پردہ کی ضرورت اور ایجاد پر ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کیا جائے، تو بیشک نتیجہ پردہ کے حق میں ہی نکلیگا، پردہ کی غرض صرف یہ ہے، کہ حیوانی جذبات سے مردوں اور عورتوں کو روکا جائے، اور کہ ان جرائم میں کمی واقع ہو جو بے پردگی سے اکثر ظہور میں آتے رہتے ہیں، غالباً پردہ کے مخالف لوگ بھی غیر اشخاص کا اپنے گھروں میں اپنی بہو بیٹیوں کے سامنے آنا گوارا نہیں کرینگے، یہ پردہ نہیں تو کیا ہے، مگر افسوس کہ غیر اشخاص کے سامنے بازاروں تیوہاروں، اور میلوں میں اپنی مستورات کو ننگے منہ اور بعض اوقات بعض برہمو سماجیوں کا ننگے سر پھرانے میں شرم محسوس نہیں کرتے، استری یا مستورات کہتے ہی اُسے ہیں جو ستر یعنی پردہ والی ہو، ایک مرتبہ سوامی شردھانند جی نے پردہ کے خلاف لیکچر دیا، مگر سوائے اس کے کہ پردہ سے عورتوں کی صحت خراب ہوجاتی ہے، دیگر کوئی دلیل نہیں دی، میرے جواب پر کہ پردہ دار مسلمان عورتوں کی جوانی اور صحت غیر پردہ دار عورتوں کی نسبت زیادہ دیرپا دیکھی جاتی ہے سوامی جی نے یہ جواب دیا کہ مسلمان عورتیں چونکہ گوشت وغیرہ کھاتی ہیں، اس لئے ان کی صحت اور جوانی دیرپا ہوتی ہے، لیکن جب میں نے کہا کہ اگر گوشتخوری معاون صحت ہے تو گوشت خوری کو آریہ سماج بُرا کیوں بتلاتا ہے اس پر سوامی جی لاجواب ہوگئے، میں نے پھر کہا کہ آپ نے جب گورو کل کانگڑی کھولا، تو پہلے آپ نے برہمچاریوں کو ان کی ماؤں اور بہنوں سے ملنے کی ممانعت کیوں کی تھی؟ اسی لئے نا کہ ماؤں بہنوں کے ساتھ بھی ملنے سے برہمچاریوں کے چال چلن بگڑنے کا اندیشہ ہے؟ ورنہ اور کوئی وجہ نہیں ہوسکتی، اور منوسمرتی وغیرہ میں یہ لکھنا کہ علیحدگی میں ماں بیٹی اور بہن کے پاس بھی نہیں بیٹھنا چاہیئے، کیا اس بات کی دلیل نہیں ہے، کہ جوان مرد کو اپنی ماں، بیٹی اور بہن سے بھی پردہ کرنے کی ضرورت ہے، اور ستیارتھ پرکاش میں لڑکوں اور لڑکیوں کے گوروکلوں (سکولوں) کا کئی میلوں کے فاصلہ پر قائم کرنا۔

مردوں اور عورتوں کے پردہ پر قابل تردید دلیل ہے پس جب آپ لڑکوں کا پردہ اس قدر ضروری سمجھتے ہیں تو صنف نازک لڑکیوں کا پردہ کیوں ضروری نہیں سمجھتے؟ اس کے جواب میں سوامی جی لاجواب ہوکر چپ ہوگئے صرف یہ کہا کہ پردہ کرنے سے کافی ہوا نہ لگنے سے چہرہ پژمردہ ہوجاتا ہے اور کالا پیلا پڑجاتا ہے، جس کا میں نے ناقابل تردید یہ جواب دیا کہ باقی سارے جسم پر کپڑے پہنے رہنے سے جب سارا جسم پژمردہ یا سیاہ نہیں پڑتا تو کوئی وجہ نہیں کہ چہرہ پر نقاب رکھنے سے چہرہ کالا پڑجائے، حقیقت تو یہ ہے کہ جس قدر حصہ جسم کا کپڑے سے ڈھکا رہتا ہے، وہ برہنہ حصہ کی نسبت زیادہ سفید اور خوبصورت رہتا ہے مثلاً ہاتھ کا بازو ڈھکا رہنے سے پنجہ کی نسبت زیادہ سفید اور خوشنما رہتا ہے، اس لئے پردہ کرنے سے کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا، نہ ہی برقعہ وغیرہ اوڑھ لینے سے بینائی میں کوئی فرق آتا ہے، جس طرح بند دروازوں کے اندر انسان چھوٹے سے سوراخ سے باہر کی سب اشیاء کو دیکھ سکتا ہے لیکن باہر کا انسان بند دروازوں کے اندر اسی سوراخ کے ذریعہ نہیں دیکھ پاتا، اسی طرح برقعہ میں سے عورتیں سب کچھ دیکھ سکتی اور سب کام سرانجام دے سکتی ہیں اور باہر سے مرد عورتوں کو دیکھ نہیں پاتے، یہ قدرتی بات ہے کہ حاکم اقوام کے رسم و رواج کا نہایت گہرا اثر محکوم رعایا پر ہوا کرتا ہے، اسی اصول کے ماتحت ہندوستان بھی مغربی حکمران قوم کے رسم و رواج سے متاثر ہو رہا ہے یہ اسی کا نتیجہ ہے، کہ عیش و عشرت پسند جوان مردوں اور عورتوں میں پردہ دری کی خواہش پائی جاتی ہے جس کی تہ میں چھپی ہوئی نفسانیت ہے، نہ کہ انسانیت، شکسپیر کا اگر یہ مقولہ صحیح ہے اور بیشک صحیح ہے کہ "شباب نیک و بد میں تمیز کرنے کا موقعہ نہیں دیتا، تو جوان عورتوں

KHILAFAT LIBRARY

کیلئے پردہ نہایت ضروری چیز ہے، اس میں شک نہیں کہ مغربی تہذیب نے مشرقی عورت کو غلامی کے گڑھے میں سے نکال کر مساوات کا درجہ دلایا ہے، جس کے لئے ہم عیسائیت اور مغربی تہذیب کے مشکور ہیں کیونکہ اسلام میں عورت کا درجہ محکوم اور ہندو مذہب میں داسی (غلام) کا ہے، مغربی تہذیب نے ہمیں بتلایا کہ بیوی خاوند کا "بہتر نصف" ہوتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ کہہ دینے سے رک نہیں سکتی، کہ حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہر شے خراب ہو جاتی ہے، مغربی تہذیب میں عورت کی حد اعتدال سے بڑھی ہوئی آزادی موجب آزار ہونے والی ہے جس کا تذکرہ مغربی اخباروں میں اکثر ہوتا رہتا ہے، یہ ابھی مغرب کا نیا تجربہ ہے، مشرق کو اس سے بچنا چاہیئے، مغربی اور مشرقی تہذیبوں میں اتنا ہی فرق ہے، جتنا کہ خود مشرق اور مغرب میں ہے مغرب میں عصمت نسوانی مرکز تہذیب نہیں مانا جاتا یہی وجہ ہے کہ وہاں پردہ ضروری نہیں سمجھا جاتا، اور یہ بھی ایک قدرتی بات ہے کہ زیادتی دولت انسان کو عیش و عشرت میں ڈال دیتی ہے، مغربی ممالک کی بڑھی ہوئی دولت پردہ کے خلاف ہے، مس میو نے مدر انڈیا میں مشرق کی عورتوں کی عفت اور عصمت پر نازیبا حملے کئے ہیں، ان کا ایک جملے میں یہ جواب ہے کہ بھارت ماتا کی گود میں پیدا شدہ ہزاروں لاکھوں عورتیں اپنے خاوندوں کی محبت میں زندہ چتا میں جل مریں، اور سینکڑوں پردہ دار ایسی بھی اس کلجگ کے زمانہ میں بھی مل سکتی ہیں جنھوں نے ساری عمر غیر مردوں کی شکل بھی نہیں دیکھی کیا مغرب اور خاصکر امریکہ نے کبھی ایک مثال بھی ایسی پیش کی ہے؟ اگر نہیں تو مس میو کو شرمندہ ہونا چاہیئے اگرچہ اسے مغربی عورت کی شان میں ہتک آمیز سمجھا جائے گا، لیکن یہ ایک تلخ سچائی ہے، جو مجھے میری چند مغربی سہیلیوں نے خود بتلائی ہے، کہ بے پردگی اور حد اعتدال سے تجاوز کردہ آزادی کی وجہ سے ــــ کسی مغربی خاوند کو شادی کے وقت حقیقی معنوں میں باکرہ لڑکی حاصل کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں، اس مغربی تہذیب کی مالک مس میو بھی بھارت ماتا کی ستیوں کو منہ دکھلا سکتی ہے؟ آخر اس کا باعث کیا ہے؟ میں یہی کہونگی کہ بے پردگی اور حد اعتدال سے بڑھی ہوئی آزادی مردوں اور عورتوں کا کپڑے پہننا نہ صرف گرمی اور سردی کی حفاظت کیلئے ہی ہے، بلکہ پردہ کیلئے بھی، آج کل مغرب میں ایک اور لہر چل رہی ہے، یعنی بعض مرد اور عورتیں برہنہ جسم ہیں، لیکن عوام اسے بنظر حقارت دیکھتے ہیں، اور ان لوگوں کو عام بازاروں اور شارع عام پر آنے کی اجازت نہیں، یہ کیوں؟ اسی لئے نا کہ حد سے زیادہ بے پردگی کسی سوسائٹی کی عصمت مآبی کے منافی ہے، پھر زینت کے مقامات سر، منہ، چھاتی، ہاتھ وغیرہ کو جو خصوصاً باعث تحریک ہوتے ہیں، غیر مردوں سے چھپانا کیوں ضروری نہیں؟ یہ چہرہ ہی ہے جسے دیکھ کر خوبصورت اور بدصورت کا امتیاز ہوتا ہے، اور خوبصورت چہرہ دیکھ کر ہی مرد کے دل میں عورت کی محبت پیدا ہوتی ہے، ورنہ بلا دیکھے محبت کبھی پیدا نہیں ہوتی، اس لئے اگر آپ لڑکیوں کو برہمچارنی اور لڑکوں کو برہمچاری، مردوں کو بہادر اور عورتوں کو پتی ورتا بنانا چاہتے ہیں، تو اپنی بچیوں اور بیٹیوں کو پردہ میں رہنا سکھلاؤ، اور جوان مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کو دیکھنے اور ملنے کا موقعہ کبھی نہ دو، یہی حقیقی پردہ ہے، خواہ عورتوں کو گھر کی چار دیواری کے اندر رکھو، خواہ برقعہ یا گھونگٹ کے اندر، جبکہ وہ گھر سے باہر نکلیں، ہاں حد اعتدال سے بڑھے ہوئے پردہ کو بھی جس سے کہ عورتوں کو قیدی بنا کر ان کی صحت کے بگڑنے کا احتمال ہو اتنا ہی برا سمجھتی ہوں، جتنا کہ حد سے تجاوز کی ہوئی آزادی کو۔ اس لئے اگر زیادہ سے زیادہ کیا جائے، تو برقعہ میں آنکھوں اور منہ کے سامنے ایک ایسی باریک جالی لگانی چاہیئے، جس سے بصارت اور سانس لینے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو، لیکن باہر جاتے وقت عورتوں کا برقعہ اوڑھنا یا کم از کم گھونگٹ نکالنا از بس ضروری ہے، پردہ کی اصل منشا یہ ہے کہ مردوں کو غیر عورتوں کے دیکھنے کا موقعہ نہ ملے، اور چونکہ عشق چہرہ کے دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے، لہٰذا عورتوں کا چہرہ چھپانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ باقی مقامات زینت، ورنہ یاد رکھو کہ ہندوستان میں بھی امریکہ وغیرہ کی مثل باکرہ بیبیوں کا ملنا مشکل اور ستیوں کا پتی ورت دھرم ایک افسانۂ ماضی بن جائے گا، اور تب اکبر آبادی کے مندرجہ بالا شعر کی صداقت یاد آئے گی، لیکن ؎

آنچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

نہایت دور اندیش شاعر اکبر الہ آبادی کا یہ شعر بھی سن لیجئے۔

بے پردہ دیکھیں میں نے جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو بیبیو! تمہارا پردہ گیا کہاں؟
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

یورپین یا بعض دیگر دیسی افسروں کی بہو بیٹیاں جو بے پردہ پھرتی ہیں، ان کو بوجہ خوف کے کسی مرد کو کچھ کہنے کی جرأت نہیں ہوتی، لیکن غریب عوام کا بے پردہ پھرنا مناسب نہیں ہے، بعض غریب بدشکل، کمزور، اور بیمار مردوں کی بہو بیٹیاں ذرا سا موقعہ، تحریک، اور لالچ ملنے سے نکل بھاگنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں اور بے پردگی ایسے بے شمار واقعات میں ممد ثابت ہوئی ہے، میں یہ نہیں کہتی کہ پردہ میں کوئی خرابی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک نیکی بدی سے پیوستہ ہے لیکن میں یہ ضرور کہہ سکتی ہوں کہ پردہ کی خوبیاں خرابیوں کی نسبت بہت زیادہ ہیں، سب اچھی اشیاء پردہ میں ہیں، اگر پردہ برا ہوتا تو خدا پردہ میں کیوں ہوتا؟۔

جناب نیّر کو صدمہ

جناب نیّر صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کی اہلیہ مکرمہ کے فوت ہو جانے پر جو صاحب موصوف کو صدمہ پہنچا وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں، ایسے وقت میں صبر و شکر کی تلقین کرنا بلاشبہ انسانی مقتضیات کا خون کرنا ہے مگر ہم مسلمانوں کیلئے اللہ کریم کا یہی ارشاد ہے کہ ہر دکھ اور مصیبت کے وقت ان اللہ مع الصابرین کی بشارت کا پھایا اپنے زخمی دل پر لگائیں۔ دعا اور درد دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ پر معزز سکھ صاحبان کی رائیں

KHILAFAT LIBRARY

رائے جناب سردار جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار پولٹیکل آفس سبی (بلوچستان)

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ

اگرچہ مجھے اپنے فرائض منصبی کے باعث اتنی فرصت تو نہیں مل سکتی کہ میں اس گرنتھ کو جو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی محنت اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے کلیتہً پڑھ سکوں تاہم جزوی صورت میں مختلف جگہ سے مطالعہ کرکے میں ذیل کے نتیجہ پر پہنچا ہوں۔

قرآن شریف کی تعلیم میں وحدانیت ہی بھری ہوئی ہے، گویا سراسر وحدانیت ہی ٹپکتی ہے، قرآن شریف میں ایسے ایسے مختصر اور بامعنی جملے ملتے ہیں، جو دوسری زبانیں اس کے مقابلہ میں خاموش ہیں، مثلاً لفظ "انشاء اللہ" کو لیجئے، اس کے معنی ہیں کہ "اگر اللہ کو منظور ہے تو" یہ کلمہ ایک ٹھوس اور بامعنی اور پاکیزہ رنگ میں ہے، جو اپنی خوبی کی وجہ سے میری زبان پر بھی چڑھ گیا ہے، بعض حضرات اپنی تنگ دلی کے باعث اس پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ سکھ ہوکر عربی لفظ کیوں استعمال کرتے ہو، ان کو میرا یہی جواب ہوتا ہے کہ اس لفظ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا لفظ سنسکرت یا گورمکھی کا مجھے بتایا جاوے، تاکہ اکثر گفتگو میں اس کا استعمال کیا جائے، مگر صرف دائیں بائیں سر ہلا دینے کے سوا ایسے حضرات کو اور کوئی جواب نہیں ملتا،

میرا سب کی خدمت میں ادب سے مشورہ ہے کہ اگر قرآن کریم کی تعلیم خاطر خواہ دیکھنی ہو تو باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا جاوے کہ میں کہاں تک راستی پر ہوں۔

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی زبان کیسی شستہ ہے

اس کے بارے میں کیا عرض کرسکتا ہوں، چھوٹا منہ بڑی بات والا معاملہ ہے یہ امر محض مطالعہ سے ہی حل ہوسکتا ہے۔ **شنیدہ کے بود مانند دیدہ**، گرنتھ سامنے پڑا ہے پڑھکر اندازہ کرسکتے ہیں، کیا خوبی ہے کہ عربی کا ترجمہ کیسے کیسے صاف بامعنی اور مروجہ الفاظ میں کیا گیا ہے۔

مختصر یہ کہ ترجمہ قرآن کا ہو اور کرنے والا شیخ محمد یوسف ہو، تو پھر زیادہ لب کشائی ایک لن ترانی ہوگی، بس شیخ صاحب کا نام ہی کافی ہے، جو سونے پر سہاگہ ہے، خداوند کریم کرے کہ ایسی عالم اور فاضل ہستیاں ہر مذہب و ملت میں کثرت سے پیدا ہوں تاکہ مذہبی کشمکش اور سرکشی کا جلد خاتمہ ہو

گورمکھی دان دہاتی باشندوں کو اس ترجمہ کی کہانتک ضرورت تھی

اس کی ضرورت نہایت سخت تھی، جو لوگ پہلے صرف اذان سنکر ہی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے، تاکہ اللہ اکبر کے لفظ سے محفوظ و مامون رہیں، اور اس کی زد سے بچ جائیں، یہ ترجمہ پڑھکر اب وہ اخیر تک اذان سن سکیں گے، مجھے یاد ہے کہ لڑکپن میں میں ایک گاؤں میں گیا، اس کے باہر ایک مسجد تھی، جب اذان کا وقت ہوا، تو وہاں سے اذان کی صدا آتی تھی کہ اس سے برانگیختہ ہوکر اپنی تنگ دلی سے متاثر ہوکر اکثر احباب نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں، میں اس وقت گو بے سمجھ تھا، مگر میں اسقدر سوچ سکتا تھا، اور حیران تھا، کہ اذان میں شاید ملاں گالیاں نکالتا ہوگا، جسے یہ لوگ سننا گوارا نہیں کرتے، جب میں نے ہوش سنبھالا اور اذان کے مطلب اور معنی سے باخبر ہوگیا، تو ان کی نافہمی پر مجھے رونا آیا، خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔

اب شیخ صاحب کی مہربانی اور کشادہ دلی، عرق ریزی سے ایک اہم ضرورت رفع ہوگئی ہے اب کانوں میں انگلیوں کے ٹھونسنے کی ضرورت نہیں رہی، ہر ایک شخص جس میں تھوڑا سا علم ہے، وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے، اور سچ اور جھوٹ میں تمیز کرسکتا ہے یہ سب جہالت کے رنگ ہیں، میں تو درگاہ پاک پروردگار میں شیخ صاحب کے حق میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جمیع حادثات دہر سے شیخ صاحب کو محفوظ و مامون رکھے، اور اس نیک کام کا نیک اجر بخشے،

رائے جناب دیدار سنگھ صاحب گیانی (فاضل سکھ مذہب) گورمکھی اُستاد ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان، ضلع گورداسپور

سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہی ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے، بلاشبہ اس مترجم نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے، جو گورمکھی دانوں کو خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی، کیونکہ مادری زبان جو اپنے اندر آسانی اور جذب اور دلپذیر عمیق اثر ڈالتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

آج تک کروڑوں ہی مسلمان بھائی فرقان حمید کی تلاوت بلاناغہ کرتے چلے آرہے ہیں، مگر ان میں سے گنتی کے چند دوست ہونگے، جنہوں نے اس کی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اٹھایا ہو، سردار صاحب کی یہ کوشش قابل تحسین ہے کہ انھوں نے حضرت محمد صاحب کی تعلیم کو ہوبہو ان دینداروں تک پہونچایا ہے، جو عربی نہیں جانتے تھے، مگر ان کی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں۔

آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے، جن سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کیلئے کوئی دقت نہیں پڑتی، قصہ کوتاہ مترجم نے عام پبلک کی بھلائی کے علاوہ سکھوں اور مسلمانوں کی درمیان آزردگی اور کشیدگی کی جو وسیع خلیج حائل تھی، قرآن مجید کے اس ترجمہ کے ذریعہ اسے پاٹنے

کی پوری پوری کوشش کی ہے، میری دلی دعا ہے کہ پرماتما ان کی اس نیک کوشش کو بار آور فرمائے۔"

KHILAFAT LIBRARY

رائے جناب بھائی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی (سکھوں کی مذہبی کتب کے ماہر خصوصی) از ٹھٹہ چھینہ ڈاکخانہ خاص براستہ گکھڑ، ضلع گوجرانوالہ

"میں آپ کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو پڑھ کر نہایت محظوظ ہوا، اس کی لکھائی، چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے، ایسی دھارمک پستک (مذہبی کتاب) کا ترجمہ کرنے میں بلاشبہ آپ نے کمال محنت سے کام لیا ہے، اور خون اور پسینہ ایک کر کے گورمکھی دان لوگوں کیلئے ایک نمونہ (تحفہ) تیار کیا ہے، میری پرارتھنا (دعا) ہے کہ ایشور آپ کو بہترین صلہ دے میں نے بہت سی پستک (کتب) کا مطالعہ کیا ہے، مگر ایسی دھارمک پستک کا ایسا عمدہ ترجمہ نہیں دیکھا، اگر قرآن مجید کی اصل عبارت (متن) کو بھی گورمکھی میں لکھ دیا جاتا تو اور بھی اچھا ہوتا"

رائے ہرسٹ وساوا رام صاحب کبیر پنتھی مقام راجہ جنگ، ضلع لاہور

"میں نے آپ کا کیا ہوا، قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ پڑھا، یہ ترجمہ بہت ہی اچھا ہے آپ نے گورمکھی میں قرآن (شریف) کا ترجمہ کر کے خلق خدا پر بڑا احسان کیا ہے، آپ کو اس کا اجر خدا ہی دے سکتا ہے، جو اتینت (نہایت ہی) دیالو (رحمٰن) وکرپالو (رحیم) ہے دوسرا کیا دیگا،

یہ قرآن مجید کا ترجمہ میں نے اپنے چیلے مسمی ساون کو منگوا کر دیا ہے، خدا اسے سمجھنے کی توفیق دے"

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا ہدیہ صرف ایک روپیہ چار آنہ

یہ ترجمہ جس کے متعلق سکھ علماء کی قیمتی آراء آپ اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں سائز $\frac{20\times26}{8}$ صفحات ۷۲۸، کاغذ ڈمی اعلیٰ، جلد سنہری، گورمکھی دان سکھوں اور ہندوؤں سے صرف برائے نام ہدیہ یعنی ایک روپیہ چار آنے، محصول ڈاک ۱۳/ علاوہ، تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں، دوست جلد درخواستیں بھیجیں ورنہ پھر یہ سنہری موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نور، قادیان، ضلع گورداسپور

جواہرات

اگر تم علم سے بے بہرہ ہو، تو تمہاری شرافت مثل اس گھڑی کے ہے، جو بند اور بیکار ہو۔

کامیابی کیلئے خدا پر بھروسہ، ہمت، قناعت، کوشش، تدبیر لازمی اور ضروری ہیں۔

بے اطمینانی کی وادی میں نہ بھٹک

اسلام کے دامن میں پناہ لے

اس کا چہرہ افسردہ تھا: وہ ہندوستان کی سرزمین پر غم کا مجسمہ بنا ہوا تھا، عبادتخانوں سے اسے ٹھکرا دیا، سوسائٹی سے اسے نکال کر پھینک دیا گیا، اس کے ہموطنوں نے اور بھائیوں نے کہا، اے ناپاک اور نجس اچھوت تیرا سایہ بھی ہمارے دھرم کرم کو بھشٹ کر دیتا ہے،

بدنصیب اچھوت نے ہندوستان کی خاک پر دوزانو ہو کر کہا، داتا پربھو دیکھ کہ بھارت ورش میں کیسا اتیاچار ہو رہا ہے، ذرا بتا کہ سنسار میں یہ اونچ نیچ کا جھگڑا کیسا۔ جب سب کا شریر ایک جیسا ہے، تو اس میں یہ گھمنڈ کس کارن ہے۔ کیا یہ اس لئے ہے کہ میں نے شدر بن کر ان اونچی ذات کہلانے والوں کی خدمت کی تھی، کیا یہ اس لئے ہے کہ میں نے ان کو سکھ دینے کے لئے دکھ اٹھائے تھے، اے داتا میری آتما بے چین ہے، مجھے جیون کے بندھنوں سے مکتی دے اور اگر تو نے مجھے مکتی نہ دی، تو میں اپنے پران تیاگ دونگا اس دوہری غلامی سے میں تنگ آ چکا ہوں"

نور وحدت نے جب بدنصیب ہندوستانی اچھوت کی آواز سنی تو اس نے چمک کر کہا۔ اے ہندوستان کی سرزمین پر تڑپنے والے بدنصیب انسان ہم نے کبھی کسی کو چھوٹا نہیں بنایا۔ سب برابر ہیں، نہ کوئی اونچ ذات ہے نہ کوئی نیچ ذات ہے، خدا کی خدائی میں چھوٹے بڑے کی تفریق بے معنی ہے اے بدنصیب انسان تو سکون کی راہ چھوڑ کر بے اطمینانی کی وادیوں میں بھٹک رہا ہے، جا اسلام کے دامن میں پناہ لے، جہاں شاہ وگدا ایک ہیں، ہندوستان کے سنگھٹنیوں نے جب یہ آواز سنی، تو انہوں نے کہا، کہ تیرے لئے مندروں کا دروازہ کھول دیں گے، ہم تجھے اپنی برابر بٹھائیں گے، ہم تجھے کبھی اچھوت کے نام سے یاد نہ کریں گے، غمزدہ اچھوت نے کہا۔ میں اس سے پہلے بھی یہ عارضی تماشے اور سیاسی شعبدے دیکھ چکا ہوں، اب مجھے سکون کی تلاش ہے، اب مجھے ایسی دنیا کی جستجو ہے جہاں اونچ نیچ کا جھگڑا نہ ہو۔

اسلام نے پریشان اچھوت کو جب خستہ حالی میں دیکھا، تو اس نے آگے بڑھکر کہا، ہندوستان کی سرزمین پر کتوں کی زندگی بسر کرنے والے پاک انسان، اسلام کے آغوش میں آجا، اسلام نے اس کے گرد آلود چہرہ کو صاف کیا، اس کے ہاتھ پیروں کو اپنے دامن سے جھاڑا، اسے اپنی برابر بٹھایا، اسے اپنے ساتھ کھلایا، اور اسے وہی درجہ دیا، جو ایک بلند سے بلند انسان کو حاصل ہو سکتا ہے، اس کے بعد اسلام نے اسے اپنے سینہ سے لگاتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے لخت جگر اسلام وہ مذہب ہے جو ایک بکریاں چرانے والے کو اپنا آقائے دوجہاں بنا لیتا ہے۔

(الخلیل)

KHILAFAT LIBRARY

تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

موتی سُرمہ رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دُھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند وغیرہ، غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سُرمہ ہی مقبول ہے

لہذا آپ کو بھی یہ بہترین موتی سُرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ ایم۔اے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سُرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوّی دوا ہے

جس نے ایکدفعہ استعمال کی وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ ہوگیا

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ چہرہ زرد، سر یا کمر میں درد، حافظہ کمزور، کسی کام پر دل نہ لگتا، چلتے وقت دم چڑھ جاتا، پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی، ہاتھ پاؤں پھولتے، قوت رجولیت جواب دے چکی ہو، تو آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کردیں، یہ دوا کیا ہے، گویا طبی دنیا میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہے، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس دوا پر ختم ہے، گردوں کو گرم اور قوی بنانے، ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے بھوک کے کھولنے، حافظہ کو تیز کرنے، رنگ کو نکھارنے، دل و دماغ کو تقویت دینے، پٹھوں کو مضبوط بنانے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے، اعضائے رئیسہ شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت، چہرہ کو شگفتہ و دماغ کو روشن اور جسم کو چُست و چالاک بنانے، گذشتہ اُمنگوں اور زائل شدہ آرزوؤں کو واپس لانے اور جوہر حیات جس کے بغیر زندگی وبال ہے کو خاص ترقی دینے کیلئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے یہ دوا کیا ہے، گویا حیات انسانی کیلئے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے، دل میں نئی اُمنگ اعضاء میں نئی ترنگ، اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اسی کا ہی کام ہے، مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کیلئے اکسیر ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں، صرف پانچ روپے، محصولڈاک علاوہ۔

ایڈیٹر صاحب الحکم کی رائے

مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لے کر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لیکر اوسکو بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں، وہ لکھتا ہے کہ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے، اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہے، اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کردی، جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہوگئی، الحمد للہ، اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت ہی اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کردیں۔"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ "اکسیر البدن" نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی، اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا، مگر خدا نے "اکسیر البدن" کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچالیا، اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں آپکو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے، اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کرنے کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر اکبر

طاقت کی بے نظیر دوا

جس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے

اکسیر البدن کے اجزاء کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں :- سونے کا کشتہ، کستوری، موتی، عنبر، یوہمبین، وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اور آج دنیائے طب میں مسلمہ طور پر سب سے بڑی طاقت بخش ایجاد ہے جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف باہ، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف بصر، ضعف ہاضمہ، اعصابی درد، نزلہ، درد سر، بے خوابی، مسوڑھوں سے خون کا آنا، منہ سے پانی کا جاری رہنا، دانتوں کا درد، آواز کا بیٹھ جانا، دمہ، پرانی کھانسی، ڈکاروں کی کثرت، معدہ کی ترشی، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا پیشاب کی کثرت، ذیابطیس، کثرت احتلام، سرعت، خرابی خون، دل کی دھڑکن، سر چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دینے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی، اوداسی چھائی رہنی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے معدہ کو و جگر کو طاقت دے کر سیروں دودھ گھی، مکھن اور ملائی ہضم کراتی، تازہ خون کے بیشمار سرخ ذرات پیدا کرتی، اور کئی پونڈ خون کو بڑھاتی ہے، دائمی قبض، زکام، کمزوری دل و دماغ کیلئے بے نظیر چیز ہے ضعف اعصاب اور ضعف دماغ کو دور کر کے جسم میں ایک برقی رو پیدا کرتی ہے، دماغی تکان کو دور کر کے فی الفور کام کیلئے مستعد بناتی، مزاج میں فرحت اور تازگی بخشتی ہے گویا دماغی کام کرنے والوں کیلئے یہ دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، لاگت کے مقابلہ پر قیمت برائے نام یعنی عـنہ ۲۰ (بیس روپیہ) ایک ماہ کی خوراک کیلئے، ورنہ فوائد کے لحاظ سے تو یہ نعمت عظمیٰ موتیوں کے مول بھی سستی ہے

نوٹ :- گذشتہ سال اس کی قیمت پچیس ۲۵ روپے (عـہ ۲۵) تھی مگر اب کی دفعہ اکٹھی بنوانے میں اشیاء کچھ سستی مل گئیں، اسلئے قیمت میں بھی رعایت کر دیگئی ہے۔

اکسیر اکبر کی کرامت

بیس سالہ کمزوری دور ہو کر پینتالیس ۴۵ سالہ اٹھارہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عالیؔ سب اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں :-

"اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جس کی عمر ۴۵ سال سے تجاوز کر چکی تھی، اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی، استعمال کرائی گئی دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی، اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی، جیسا کہ اٹھارہ ۱۸ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔"

تریاق اعظم

یہ حیرت انگیز ایجاد واقعی "تریاق اعظم" ہی ہے، اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، سفر میں آپکی پاکٹ یا سوٹ کیس میں اس کی ایک شیشی کا ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، قیمت صرف دو ۲ روپے چار آنے، علاوہ محصولڈاک، جن امراض میں یہ تریاق اعظم مفید تسلیم کیا گیا ہے ان کی مختصر فہرست درج ذیل ہے، مفصل پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے :-

سر درد ہر قسم، کمزوری دماغ، زکام، مرگی، سرسام، بے حسی، لقوہ، فالج، خارش دماغ، بے ہوشی، دماغی چوٹ، اعصابی درد، خواب غفلت، بے خوابی، ہزیان درد آنکھ، گوہانجنی، درد کان، کانوں میں کھجلی، ورم گوش، کرم کان، کان کا بکنا، امراض ناک، ناک میں پھنسیاں، بدبوئے ناک، بدبوئے دہن، چھینکیں، سونگھنے کی قوت کا کم ہونا، نکسیر، تپ نزلی، درد دانت و ڈاڑھ، مسوڑھوں کا پھولنا و درد، کرم دنداں، دانتوں سے خون جانا، دانتوں کو پانی لگنا، منہ میں چھالے، منہ کا سوجنا، اسوج لب، سوج زبان، پھنسی لب، دانتوں کا اسفنجی ہونا، (سکروی) دانت نکلنا، حلق کا بیٹھ جانا، گلے پڑنا، سوزش گلو، گلے میں کھرکھری، کھانسی نزلہ، دمہ بلغمی، کھانسی و دمہ خشک، سل، نمونیا، امراض دل، درد دل، ورم پستان پیٹ درد، اور پیٹ کا پھولنا، بدہضمی، ہیضہ، درد قولنج، قراقر معدہ، ریح معدہ، کینچوا وغیرہ، سب اقسام کرم الامعاء، پھوڑہ معدہ، اسہال، پیچش، جی متلانا، قے، خون کی قے، ورم معدہ، قبض دائمی، ہچکی، ھبس، ڈکار، جہازی بیماری، یرقان، جلودھر، درد جگر، و نفخ جگر، استسقاء، تلی، خروج مقعد، خارش مقعد، بھگندر، بواسیر، سوزش مثانہ، درد گردہ و مثانہ، سفید پیشاب، پیشاب میں خون، پیشاب بند، ورم گردہ یا مثانہ، جریان، نامردی، ورم خصیہ، بائی گولہ، سر درد زناں، پرسوت زناں، سیلان الرحم، کثرت حیض، امراض حمل، امراض رحم، حیض کا درد سے آنا، حیض کا کم آنا، تمام درد اندرونی و بیرونی، گنٹھیا، عرق النساء، (رینگن واؤ) درد پشت، پنڈلیوں کا پھولنا، جملہ اقسام بخار، انفلوئنزا یعنی جنگی بخار، تپ دق، پھوڑا پھنسی، زخم ران کا لاسنا، پت یا پتی، داد، چنبل، گلٹیاں، ورم، چوٹ، خنازیر (ہجیراں) آگ سے جلنا، ناسور، چھپاکی بجلی سے جھلسنا، خارش مسہ، داغ خال، سوزش، کھجلی، مہاسہ، پسینہ بدبودار بغل گند، ہاتھ پاؤں کا پھوٹنا، کچلا جانا، جھیپ، چھالے، کثرت پسینہ، آتشک سوزاک، زہر دار ڈنک، افیون چھڑوانا، تمباکو کا زہر، باؤلے کتے کا کاٹنا،

زہریلی اشیا کھائی جانا، طاعون، امراض بچگان، بچوں کا دودھ نہ پینا، ڈبہ اطفال، خسرہ، چیچک، سُن، موٹاپا وغیرہ اور بھی کئی ایک امراض کا یہ ایک ہی دوا بہترین علاج ہے، مفصل آپ کو پرچہ ترکیب استعمال سے معلوم ہوگا، یہ تریاق اعظم کیا ہے، حقیقتاً بنی نوع انسان کیلئے پیغام شفا ہے، آپ کے گھر میں اس کی ایک شیشی کا موجود ہونا، گویا اس بات کی گارنٹی ہے کہ آپ ڈاکٹروں اور حکماء کی ضرورت سے بے نیاز ہیں، قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، قبض، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، انڈے، بالائی، مکھن وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے، قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے علاوہ محصول ڈاک،

جناب اڈیٹر صاحب فاروق کی رائے

آپ اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ کچھ دن گذرے، میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی، ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی، اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی، اور میری تمام معدہ اور شکم کی شکایت رفع ہوگئی اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں برکت دے۔"

رفیقِ زندگی

عام طور پر مقوی ادویہ گرم ہوتی ہیں اور گرم مزاج والوں کو بعض اوقات انکا استعمال مضر بھی بیٹھتا ہے، لہٰذا ایسے طبائع والوں کیلئے ایسی چیز کی ضرورت تھی جو مقوی بھی ہو اور مفرح بھی، سو مبارک ہو کہ وہ چیز تیار ہوگئی، اس کا نام رفیق زندگی ہے، یہ ایک نادر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جن کے چہرے زرد، بے رونق، اور پژمردہ ہو چکے ہوں، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیر آتا، اُٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی، اور اُداسی چھائی رہتی ہو، ذرا سے کام سے دل کانپتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال ایکسال کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، قیمت فی بکس جس میں ۱۵ تولہ یعنی ایک ماہ کی خوراک ہے، صرف پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

موتی دانت پوڈر

حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو مقدم اور ضروری سمجھتے ہیں، تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں، جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا، انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا، موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، گوشت خورہ، دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا، دانتوں پر میل جمنا، یا ان کا رنگ زرد رہنا، اور منہ سے پانی کا آنا، غرضیکہ جملہ امراض دندان کیلئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے، قیمت دوا و نس کی شیشی کی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے صرف ایک روپیہ، علاوہ محصول ڈاک

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔اے، سابق مسلم مشنری شکاگو (امریکہ) حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں "میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا، بہت مفید پایا، علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف کرنے کے یہ مسوڑھوں کیلئے بھی نہایت مفید ہے میرے ایک دانت میں درد تھی، اس کیلئے بھی یہ بہت مفید ثابت ہوا۔"

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھُن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے، سر میں درد، چہرہ زرد، طبیعت سرد، ہاتھ پاؤں پھوٹے ہوئے، دل اُکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی، غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے، ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے، اگر اس کی قیمت عـ۵ بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت تین روپے (عـ۳) مقرر کی جاتی ہے

بتیس ۳۲ سالہ احتلام جریان اور سُستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب تمھال ڈاک خانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی، اس سے اس حد تک فائدہ ہوا، کہ بتیس ۳۲ سال کے امراض احتلام، جریان، سُستی وغیرہ سب جاتے رہے، اللہ تعالیٰ اس نیک ایجاد کے لئے آپ کو جزائے خیر دے۔"

اکسیر بواسیر

سچ پوچھو تو نوّے فی صدی لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہیں، یہ نامراد مرض انسان کا خون نچوڑ کر اسے ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس موذی مرض کو خواہ یہ کسی قسم کی ہو، زیادہ سے زیادہ ۱۴ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے، قیمت صرف تین روپے، علاوہ محصول ڈاک۔

قبض کُشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے، اور پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے، تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ

[illegible] محصول ڈاک علاوہ

موتی کوڑیوں کے مول

علمی لوٹ

موتی کوڑیوں کے مول نصف قیمت

موتی کوڑیوں کے مول نصف قیمت

موتی کوڑیوں کے مول

ہندوستان میں آئے روز جو ہندو اور مسلمانوں میں سر پھٹول ہوتی رہتی ہے جس کے نتیجہ میں آزردگی اور کشیدگی دن بدن زیادہ ہو رہی ہے، یہ محض جہالت یا ایک دوسرے سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے، اگر ہم ایک دوسرے کو بخوبی سمجھ سکیں، تو ہندوستان میں آج ہی یہ آزردگی اور تنفر دور ہو کر امن قائم ہو سکتا ہے، اگر آپ اسی قسم کا اعلیٰ معلومات سے لبریز لٹریچر جو ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایکدوسرے کے قریب لانے والا ہو ملاحظہ فرمانا چاہتے ہوں، تو آپ ان حسب ذیل کتب کا ضرور ہی مطالعہ فرمائیے، یہ کتب کس پایہ کی ہیں اس کیلئے صرف یہی کہہ دینا کافی ہوگا، کہ یہ کتب جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور مترجم قرآن مجید بزبان گورمکھی و ہندی کی تصانیف ہیں، لہٰذا اس علمی دولت سے لوگوں کو مستفیض کرنے کیلئے ان علمی کتب میں یہ نصف قیمت کی غیر معمولی رعایت دی جاتی ہے، محصولڈاک بہرحال بذمہ خریدار ہوگا، پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ کوئی کتاب ناپسند ہو، تو ایک ہفتہ کے اندر واپس کر کے اپنی قیمت واپس لو۔

KHILAFAT LIBRARY

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جسمیں ہندوؤں کے کل عقائد وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے شری گرنتھ صاحب اور حضرت بابا نانک رح کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان عقائد کی تردید کی ہے اور اس کے خلاف مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل وجان سے مؤید تھے، مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عقیدت (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر میں اس کتاب میں نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطۂ خیال سے درج ہے، جسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے، اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب پر ہندوؤں کے بیس چوٹی کے اخبارات نے زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے، قیمت ایکروپیہ بارہ آنے نصف قیمت صرف چودہ آنے۔

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

مضمون نام سے ظاہر ہے، اس میں سکھوں کی مسلمہ تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں مسلمان سکھوں کے ہر آڑے وقت میں کام آتے رہے، سکھ گوروؤں کے پسینہ کی جگہ مسلمانوں نے خون بہایا، اور سکھوں اور سکھ گوروؤں کی طرف سے مسلمان ہر مشکل وقت میں سینہ سپر رہے، یہ رسالہ اسقدر مقبول ہوا ہے کہ اسکے قیمتی مضمون کو بعض سکھ اخبارات نے بھی فخریہ شائع کیا ہے، ضرورت ہے کہ ایسا مفید رسالہ نہایت وسیع پیمانہ پر شائع ہو تاکہ ہمارے ہمسایہ سکھ بھائی اپنے دوست و دشمن کو بہتر سمجھ سکیں، اصل قیمت ۵/ نصف ۲/۰

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آجتک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے، حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے بہت قریب ہیں اسلئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں۔ (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں، (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سور کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) ترتیا یگ کے اوتار (۱۱) ایشور باونے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر یگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی گواہی وغیرہ گویا ہندوؤں کی وہ کتب جو ہزار ہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے، قیمت صرف ۱/۸ ایک روپیہ آٹھ آنہ نصف ۱۲/ بارہ آنے۔

سکھ اور مسلمان

یہ جناب اڈیٹر صاحب نور کا وہ لیکچر ہے جو گذشتہ سے پیوستہ سال مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، اب دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ سے شائع کیا گیا ہے سکھوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے قیمت فی کاپی صرف آٹھ آنے نصف ۴/ چار آنے۔

سکھ مسلم اتحاد

یہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کا وہ لیکچر ہے جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا گیا، جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سنا، اب دوستوں کے اصرار پر یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط و پائیدار اتحاد ہو سکتا ہے تو صرف مسلمانوں سے ہی۔ قیمت کاغذ اعلیٰ ۸/ ادنیٰ ۶/ نصف ۴/ ۳/